128804 ـ حاملہ عورت كو خون آتا ہو اور وہ روزے ركھ لے

سوال

ميں نے سارے رمضان كے روزے ركھے، ميرا غالب گمان يہى ہے كہ ميرے روزے صحيح نہ تھے، كيونكہ ميں حاملہ تھى اور مجھے خون بھى آتا تھا، اب ميرى صحت كمزور ہے اور ميں روزہ نہيں ركھ سكتى، اگر ميرے روزے صحيح نہ تھے تو مجھےاب كيا كرنا ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر حاملہ عورت كوخون آتا ہو اور وہ روزے ركھ لے تو اس كے روزے صحيح ہيں، اس كے روزے پر يہ خون اثر انداز نہيں ہوگا كيونكہ يہ نہ تو حيض شمار ہوتا ہے اور نہ ہى نفاس؛ اس ليے كہ پيٹ ميں بچہ موجود ہے، لہذا يہ نفاس نہيں؛ اور غالب طور پر حاملہ عورت كو حيض نہيں آتا.

اور جو كہتے ہيں كہ: حاملہ عورت كو بھى حيض آ سكتا ہے تو وہ بھى يہ شرط لگاتے ہيں كہ يہ خون اسے اس كى ماہوارى كى پہلى عادت كے مطابق آتا ہو تو پھر ہے وگرنہ نہيں.

اگر سائلہ عورت پر يہ خون مشتبہ اور متغير ہو كہ خون رك رك كر آتا ہو اور اس كى پرانى عادت كے مطابق نہيں يعنى حمل سے پہلے جس طرح ماہوارى كى عادت تھى اس طرح نہيں تو يہ فاسد خون ہے، اور اس كے روزے صحيح ہيں.

اس كو اس كى قضاء نہيں كرنا ہوگى، كيونكہ حاملہ عورت كو جو خون آتا ہے وہ غالبا فاسد خون ہوتا ہے، اور اس ميں خلل ہوتا ہے كبھى اور كبھى زيادہ آتا ہے، كبھى پہلے آ جاتا ہے اور كبھى تاخير ہو جاتى ہے اور مختلف انواع كا ہوتا ہے اس ليے اس كا اعتبار نہيں كيا جائيگا.

ليكن بالفرض اگر وہ اسى طرح آئے جيسے حمل سے قبل عادت تھى اور اس ميں تبديلى نہ ہو تو اہل علم اس كے بارہ ميں كہتے ہيں كہ يہ حيض ہے، اور وہ اس حالت ميں نماز روزہ كى پابندى نہيں كريگى، علماء كى ايك جماعت كا قول يہى ہے.

اور كچھ اہل علم كہتے ہيں كہ:

اگرچہ وہ اپنی پہلی حالت کے مطابق ہی ہو اور اس میں تبدیلی نہ ہو تو بھی اس کا اعتبار نہیں ہوگا، کیونکہ حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا، اہل علم کا مشہور قول یہی ہے کہ حاملہ عورت کو آنے والا خون حیض نہیں ہوتا اور یہ مختلف ہوتا ہے اس میں استقرار نہیں اور متغیر ہوتا ہے اور قابل التفات نہیں ہے.

بلکہ اس کا روزہ اور نماز صحیح ہو گی.

اس عورت کو ایسی حالت میں چاہیے کہ وہ لنگوٹ وغیرہ میں روئی رکھ کر ہر نماز کے وقت وضوء کرے اور اس طہارت کے ساتھ نماز ادا کر لے چاہے خون آتا بھی ہو؛ کیونکہ ایسی چیز میں مبتلا پیشاب نہ رکنے کی بیماری میں مبتلا شخص کی طرح ہے اور وہ عورت جو حاملہ نہ ہو اور استحاضہ کی بیماری کی شکار ہو یہ سب برابر ہیں اور اسے آنےوالا خون فاسد ہو اسے کوئی ضرر نہیں دیتا.

لیکن عورت کو چاہیےکہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو وہ استنجاء کر کے وضوء کرے اور اسی حالت میں نماز ادا کر لے.

اور اگر وہ ظہر اور عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی اور جمع کر کےادا کرے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابیات کو تعلیم دی تھی، اور جب صفائی کے لحاظ سے وہ ظہر اور عصر کے وقت ایک بار غسل کر کے اور مغرب اور عشاء کے وقت غسل کر کے نمازیں ادا کرے تو یہ بہتر ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی کچھ عورتوں کو یہی حکم دیا تھا " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.